ڈاکٹر محمد سلیمان اطہر

گورنمنٹ کالج، حجرہ شاہ مقیم، اوکاڑہ

اردو رسم الخط میں ہائے دوچشمی (ھ) کی حیثیت اور استعمال: ایک تنقیدی جائزہ

Dr, Suleman Athar

Government College, Hujra Shah Mukeem, Okara

Urdu Rasmul Khat Main Haye Dou Chashmi Ka Estamaal: Eik Tanqeedi Jaiza

Urdu has a status of the national language of Pakistan. It is often written in ***NASTALEEQ*** script, though ***NASKH*** script is also used for it. According to National Language Authority, Urdu Script has fifty seven basic phonemes in which eleven ***Hindi Haaiya Jerking*** phonemes (**بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، ڑھ، کھ، گھ**) are also included, because Urdu Script is derived out of Arabic, Persian and Hindi Scripts. Urdu Script has six more ***Haiya Jerking*** phonemes(**رھ، لھ، مھ، نھ، وھ، یھ**) besides above mentioned eleven Hindi Haiya phonemes which are not in Hindi Script. A few more ***Haiya Jerking phonemes*** (سھ، شھ، ڑھ، ژھ وغیرہ) are expected to be included in Urdu Script in future.

Haaiya phonemes of Urdu Script has four different shapes and names(Haaye Huttee, Haaye Hawwaz, Haaye Dou Chashmi, Haaye Mukhtafi) in Urdu words but only ***Haaye Huttee*** **(ح)** and ***Haaye Hawwaz*** **(ہ)** have their definite and identical places like other Urdu basic alphabets while *Haaye Mukhtafi* and *Haaye Dou Chashmi* **(ھ)** have neither definite position in Urdu alphabets nor clear sounds like ***Haaye Huttee*****(ح)** and ***Haaye Hawwaz*** **(ہ)** in Urdu words. So, it is absolutely wrong to write *Haaye Dou Chashmi* in place of *Haaye Hawwaz* in Urdu words. They, both, can never be an alternative of each other in any Urdu word. For

Naskh Script of Urdu, *Haaye Dou Chashmi* is needed to be modified. It should be used in the same shape as in the ***Nastaleeq Script*** of Urdu.

انسان کی سماجی، معاشرتی، معاشی، سیاسی اور مذہبی زندگی میں زبان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ پوری دنیا میں ہر لسانی خطے کے لوگ روزمرہ زندگی کے شب و روز میں اپنے جذبات، احساسات، خیالات اور معلومات کی باہمی ترسیل کے لیے اپنی مادری زبان، علاقائی زبان، ملکی زبان یا کسی بین الاقوامی زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بہرے اور گونگے (سماعت و تکلم سے محروم افراد) بھی روزمرہ معمولات کے دوران، دیگر افراد سے باہم ابلاغ کے لیے اشاروں کی زبان کا سہارا لیتے ہیں۔ زبان تحریر و تقریر دونوں صورتوں میں، ہر انسان کی شخصیت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔

پاکستان جنوبی ایشیا کا ایک کثیر اللسان ملک ہے جہاں مختلف پاکستانی زبانیں پنجابی، سرائیکی، سندھی، بلوچی،، پشتو، ہندکو، براہوی، میواتی، بلتی، شینا، بروشسکی، وخی، کشمیری، پہاڑی اور ڈوگری وغیرہ اپنے اپنے لسانی خطوں میں مادری زبان کی حیثیت سے بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض زبانیں مثلاً پنجابی، سندھی، پشتو اور بلوچی وغیرہ سکول کی سطح پر بھی پڑھائی جارہی ہیں۔ اردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور بیشتر سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں مختلف مضامین کی تدریس کے لیے ذریعہ تعلیم کی زبان کی حیثیت سے رائج ہے۔ اردو کو دیگر پاکستانی زبانوں پر سب سے بڑی فوقیت یہ حاصل ہے کہ یہ ملکی سطح پر مختلف لسانی اکائیوں کے مابین باہمی ابلاغ کے لیے رابطے کی زبان (Lingua Franca) کی حیثیت سے مستعمل ہے۔ اردو، ہمسایہ ملک بھارت کی پندرہ قومی زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔ انگریزی، فرانسیسی اور عربی زبانوں کے بعد ''اردو'' وہ چوتھی زبان ہے جو بین الاقوامی سطح پر ابلاغی ضروریات پوری کر رہی ہے کیونکہ یورپ، امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، مشرق وسطیٰ اور خلیجی عرب ریاستوں میں مقیم پاکستانی، بھارتی، بنگلہ دیشی، بھوٹانی، نیپالی، افغانی اور کشمیری باشندے وغیرہ باہم رابطے کے لیے بالعموم اردو زبان ہی استعمال کرتے ہیں۔ مذکورہ ممالک کے باشندوں کے علاوہ یورپی، افریقی اور خلیجی ممالک کے باشندے بھی ملکی ضروریات کے تحت اردو سیکھ رہے ہیں۔ بقول مختار زمن

''سعودی عرب میں رہنے والے عربی معلم اور دکانداروں کو نیز بریڈفورڈ کے معمولی سنتری کو بھی پاک و ہند کے باشندوں سے بات چیت کرنے کے لیے اردو سیکھنا پڑتی ہے''(۱)

اردو اپنی ساخت کے لحاظ سے ایک مخلوط زبان ہے جس کا بیشتر ذخیرہ الفاظ عربی، فارسی، ترکی اور انگریزی زبانوں سے ماخوذ ہے تاہم اس میں مختلف پاکستانی زبانوں مثلاً پنجابی، سرائیکی، سندھی، بلوچی،، پشتو، ہندکو، براہوی، بلتی، شینا، بروشسکی اور کشمیری وغیرہ کے علاوہ برصغیر کے دیگر زبانوں مثلاً پالی، برج بھاشا، ہندی اور سنسکرت وغیرہ کے اثرات بھی موجود ہیں۔ اسی لیے اردو کا رسم الخط بھی ایک مخلوط رسم الخط ہے جو عربی، فارسی اور سنسکرت زبانوں کے رسم الخط سے ماخوذ ہے۔ رومن رسم الخط اور ہندی دیوناگری رسم الخط کے مقابلے میں اس کی ایک خاص خوبی یہ ہے کہ اس میں دنیا کی ہر زبان کے الفاظ کی صوتی و تحریری اظہار کے لیے صوتیے موجود ہیں۔ کسی بھی زبان کی سادہ ترین اور قلیل ترین تکلمی آواز کو صوتیہ کہتے ہیں۔(۲) ہر زبان کے چند مخصوص صوتیے ہیں جو اس زبان کا نظام اصوات تشکیل دیتے ہیں۔ ان بنیادی صوتیوں کا مجموعہ اس زبان کا ابجد کہلاتا ہے۔ بعض محققین نے ان صوتیوں کو ''حرف'' لکھا ہے۔ اگر انھیں حرف مان لیا جائے، تو ''**اسم، فعل، حرف**'' کی

بحث میں جن اردو الفاظ کو ''حرف'' کہا جاتا ہے اور عربی زبان کے تتبع میں ان کی کئی اقسام بیان کی جاتی ہیں، اُن میں اور اِن سادہ تکلمی آوازوں (صوتیوں) کی حیثیت اور مقام میں فرق سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے، بیشتر جدید ماہرین ان سادہ تکلمی آوازوں کو ''حرف'' کی بجائے ''صوتیہ'' ہی لکھتے اور کہتے ہیں۔ اردو رسم الخط میں صوتیوں کا اتنا زیادہ تنوع ہے کہ ہر قسم کے تلفظ اس میں ادا ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے اردو بولنے والا شخص ہر زبان کے مخصوص تلفظ اور لحن کو سیکھنے اور ادا کرنے میں دقت محسوس نہیں کرتا جبکہ دنیا کی دیگر زبانیں اس خوبی سے محروم ہیں۔ (۳) اردو رسم الخط کے دو مختلف انداز تحریر ہیں: خط نسخ اور خط نستعلیق جن کے اپنے اپنے طے شدہ محاسن و معائب ہیں۔ اسی لیے شان الحق حقی کو کہنا پڑا کہ اردو رسم الخط میں نسخ اور نستعلیق دونوں شامل ہیں کیونکہ یہ دونوں لازمی طور پر ایک ہیں۔ (۴) پاکستان کی قومی زبان اردو کی ترویج و اشاعت اور تحفظ کے قائم سرکاری ادارے مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کے زیر اہتمام ۲۶ جنوری ۲۰۰۲ کو منعقدہ ایک اجلاس میں درج ذیل ستاون صوتیوں کو معیاری تسلیم کیا گیا ہے یعنی

''ا، آ، ب، بھ، پ، پھ، ت، تھ، ٹ، ٹھ، ث، ج، جھ، چ، چھ، ح، خ، د، دھ، ڈ، ڈھ، ذ، ر، رھ، ڑ، ڑھ، ز، ژ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، کھ، گ، گھ، ل، لھ، م، مھ، ن، نھ، ں، و، وھ، ہ، ۃ، ھ، ی، یھ، ے'' (۵)

اردو رسم الخط کی ایک انفرادیت یہ ہے کہ اس میں عربی، فارسی اور ہندی زبانوں کے صوتیے بھی شامل ہے جن میں سے خالص عربی صوتیے (ث، خ، ذ، ص، ض، ط، ظ، ع، ق) نو، خالص فارسی صوتیہ (ژ) ایک، خالص ہندی صوتیے (ٹ، ڈ، ڑ) تین اور ہندی ہائیہ صوتیے (بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، ڑھ، کھ، گھ) گیارہ ہیں۔ (۶) مجموعی طور پر اردو صوتیوں کی بنیادی شکلیں صرف تیس ہیں (ا، ب، ح، د، ر، س، ص، ط، ع، ف، ق، ک، ل، م، ں، و، ہ، ء، ی، ے) جن کے باہم ملاپ اور نقطوں کی تبدیلی سے بقیہ اردو صوتیے تشکیل پاتے ہیں۔ اردو کے مروجہ صوتیوں کی تعداد دنیا کی کسی بھی زبان کے صوتیوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ (۷) جن کی وجہ سے اس میں دنیا کی ہر زبان کی آوازوں کی ادائگی کے لیے دیگر زبانوں کے مقابلے میں لچک پذیری بہت زیادہ ہے۔

علم صوتیات میں **''آواز''** کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور اِسی اصول کے تحت کسی بھی زبان کے ابجد کا نظام اصوات تشکیل پاتا ہے۔ چنانچہ کسی زبان میں مستعمل ایک ہی **''آواز''** کے لیے دو علامتیں یا تحریری اشکال نہیں ہو سکتیں۔ تاہم دنیا کی دیگر ترقی زبانوں مثلاً انگریزی، فرانسیسی، جرمن، روسی یا اطالوی کے نظام اصوات کے برعکس، عربی اور فارسی زبانوں کے نظام اصوات کے زیر اثر، اردو زبان کے نظام اصوات کی بنیاد صوتیاتی اصولوں سے انحراف کرتے ہوئے **''حرف''** رکھی گئی ہے (۸) کیونکہ اردو رسم الخط میں ایک سے زیادہ جگہ پر ایک ہی ''آواز'' کے لیے ایک سے زیادہ علامتیں موجود ہیں مثلاً **(ا ع)** جیسے آم اور عام **(ت ط)** جیسے تولید اور طول، **(ث س ص)** جیسے ثبوت، سکول اور صبور، (ح، ہ) جیسے حاجی اور ہاجرا، **(ذ، ز، ض، ظ)** جیسے ذخیرہ، زیرہ، ضبط، ظرف۔ یہی ہم صوت ''اردو صوتیے'' مبتدیوں اور نو آموز طالب علموں کے لیے املا کے مسائل پیدا کرتے ہیں۔

صوتی اعتبار سے، اردو زبان کے صوتیے ''**ہائے**'' کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں یعنی ''ہائے ملفوظی'' اور ''ہائے غیر ملفوظی''۔ ''**ہائے ملفوظی**'' وہ ہائے ہے جو اردو ابجد میں ایک مستقل اور منفرد صوتیے کی حیثیت شامل ہے اور کسی اردو لفظ میں اس طرح استعمال ہوتی ہے کہ اُس لفظ کی ساخت اور تلفظ کی ادائگی میں واضح طور پر محسوس ہوتی ہے۔ (۹) ہائے ملفوظی دو طرح کی ہوتی ہے: ''**ہائے ہوز (ہ)**'' اور ''**ہائے حطی (ح)**''۔

ہائے حطی (ح) کو "ہائے مہملہ" بھی کہا جاتا ہے۔ اردو رسم الخط میں اس کے استعمال اور پہچان میں بالعموم کوئی دشواری پیش نہیں آتی کیونکہ یہ اپنی مختصر شکل (حـ) میں بھی ایک منفرد شناخت کا حامل ہوتا ہے مثلاً حجرہ، حجام، محبت، محنت، محبوب، محراب، محرم، مجروح، روح، شارح وغیرہ۔

ہائے ہوز (ہ) کو "ہائے مدورہ" یا "ہائے گول" بھی کہا جاتا ہے اور یہ چار مختلف شکلوں میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ کسی اردو لفظ یا اس کے ساختی جزو کے شروع میں "ب، پ، ت، ٹ" کی ابتدائی مختصر شکل کی طرح آتا ہے جس کے نیچے ایک "**ہائی نما**" شوشہ (،) سا ہوتا ہے جو اس کی نمائندگی کرتا ہے مثلاً ہوا، ہاتھی، ہاکی، ہل، ہمزہ، ہزار، ہنر، ہونٹ، ہاجرہ، ہونا، ہجر، ہنسی، ہلال، ہادی، ہنڈی، ہتھکڑی، ہنگا، ہک، اور ہنڈی وغیرہ۔ کسی لفظ کے درمیان میں، ہائے ہوز (ہ) کی شکل کنگھی دار (ہ) ہو جاتی ہے لیکن شوشہ (،) پہلی صورت کی طرح نیچے لگایا جاتا ہے جیسے سہارا، شہید، اظہر، گہرا، مہنگا، بہت، تہس نہس، بہادر، بہتر، مہیج، مہاکاج، مہتر، مہارت، پہاڑ اور جہیز وغیرہ۔ کسی اردو لفظ کے آخر میں، ہائے ہوز (ہ) کی شکل ہائے مختفی کی طرح ہو جاتی ہے اور نیچے والا شوشہ (،) ہی اسے ہائے مختفی سے ممتاز کرتا ہے آج کل اردو تحریروں میں یہ شوشہ (،) لگانے کا رواج قریباً کم ہو چکا ہے جس کی وجہ سے "**ہائے ہوز (ہ)**" کی جگہ بالعموم "**ہائے مختفی**" کا گمان ہوتا ہے مثلاً **جگہہ** کی بجائے **جگہ**، **یہہ** کی بجائے **یہ کہہ** کی بجائے **کہ** وغیرہ۔ تاہم اردو زبان و ادب سے گہری وابستگی کی بدولت ہی مختلف اردو الفاظ میں ہائے ہوز (ہ) کی اس **شکل و صورت** کی پہچان ممکن ہو سکتی ہے جس کے نیچے ہائے ہوز کا مخصوص شوشہ (،) نہیں لگا ہوتا۔ جب "ہائے ہوز (ہ)" کسی اردو لفظ کے آخر میں ایک الگ تھلگ جزو کی حیثیت سے شامل ہوتا ہے تو یہ مکمل **شکل** (ہ) میں لکھا جاتا ہے جیسے راہ، واہ، نباہ، گواہ، کوہ، شاہ، ماہ، تباہ اور عیدگاہ وغیرہ (۱۰) اور نیچے شوشے (،) کی قطعاً ضرورت باقی نہیں رہتی۔

"ہائے غیر ملفوظی" وہ ہائے ہے جو کسی بھی اردو لفظ کے تلفظ میں ایک جداگانہ، منفرد اور **مستقل** صوتیے کی حیثیت سے استعمال نہیں ہوتی بلکہ بعض دفعہ اردو لفظ کے کسی ساختی صوتیے کے ایک ترکیبی جزو کی حیثیت سے شامل ہو سکتی ہے اور تلفظ کی ادائیگی میں ایک الگ تھلگ منفرد صوتیے کی طرح محسوس نہیں ہوتی۔ ہائے غیر ملفوظی بھی دو طرح کی ہوتی ہے یعنی "ہائے مختفی" اور "ہائے دوچشمی" (ھ)۔ مجموعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اپنی بناوٹ اور ترکیب استعمال کے لحاظ سے، اردو رسم الخط میں صوتیہ "**ہائے**" چار مختلف ناموں سے استعمال ہو رہا ہے یعنی **ہائے حطی (ح)، ہائے ہوز (ہ)، ہائے دوچشمی (ھ) اور ہائے مختفی۔**

"**ہائے مختفی**" کو ہائے مختفی اس لیے کہا جاتا ہے کہ ہائے ملفوظ کی طرح تلفظ میں ہائے (ہ) کی منفرد آواز ظاہر نہیں ہوتی اور اردو رسم الخط میں دیگر صوتیوں یا بنیادی تکلمی آوازوں کی طرح اس کی کوئی مستقل حیثیت نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی علامت ہے جو اردو زبان میں معرب و مفرس دخیل الفاظ کے آخر میں اپنے ماقبل صوتیے کی حرکت (زبر) کو سہارا دینے اور اس کا ٹھہراو برقرار رکھنے کے لیے لکھی جاتی ہے۔ جب ہائے مختفی کسی اردو لفظ کے تلفظ میں الف "ا" کی آواز مستعار لیتی ہے تو یہ حرف علت کی طرح عمل کرتی ہے مثلاً ولولہ، فیصلہ، شاہانہ، عارفانہ، جداگانہ، خانہ، خوانچہ، شعلہ، روانہ، پروانہ، خستہ، مایہ، ہمسایہ اور کمینہ وغیرہ۔ البتہ ہندی، انگریزی اور دیگر دیسی زبانوں کے الفاظ کے آخر میں ہائے مختفی کا استعمال درست نہیں ہے بلکہ الف "ا" کا استعمال ہی درست اور فصیح سمجھا جاتا ہے مثلاً پتا، بھروسا، ڈراما، کمرا، معما، تماشا، خرما، تمغا، سقا، بقایا، قورما، ناشتا، شوربا، چوغا، مربا، ملغوبا، مچلکا وغیرہ۔ جبکہ روزمرہ زندگی میں ان الفاظ کو ہائے مختفی سے لکھنے کی روش عام ہے جیسے پتہ، بھروسہ، ڈرامہ، معمہ، تماشہ، خرمہ، تمغہ، سقہ، قورمہ، ناشتہ، شوربہ، چوغہ، مربہ، ملغوبہ، مچلکہ وغیرہ جنھیں ہرگز درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔ (۱۱) بعض

ایسے اردو الفاظ بھی ہیں جن کے آخر میں ہائے مختفی ہرگز نہیں ہوتی مگر چند احباب اپنی کم علمی کی وجہ سے اُن کے آخر میں زبردستی ''ہائے مختفی'' کا اضافہ کر دیتے ہیں مثلاً مصرعہ، موقعہ، موضعہ اور معہ وغیرہ جبکہ ان الفاظ کی اصل املا ''مصرع، موقع، موضع، مع'' ہے۔ (۱۲)

''ہائے دوچشمی (ھ)'' کو اردو رسم الخط میں ایک بنیادی **مستقل صوتیے** کی حیثیت حاصل نہیں ہے بلکہ یہ ہندی اور سنسکرت زبانوں کی بھاری بکار آوازوں کی نمائندگی کے لیے دیگر بنیادی اردو صوتیوں (ب، پ، ت، ٹ، ج، چ، د، ڈ، ر، ڑ، ک، گ، ل، م، ن، و، ی) کے آخر میں ایک جزو کی حیثیت سے باہم اختلاط کر کے مفرد بکار ہائیہ صوتیوں (**بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، رھ، ڑھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ، وھ، یھ**) کی تشکیل کرتا ہے۔ اسی لیے ہائے دوچشمی کو ہائے مخلوط بھی کہا جاتا ہے۔ ان ہائیہ صوتیوں کی ادائگی میں زبان غیر ہائیہ صوتیوں کی نسبت زیادہ پھیلتی ہے اور سانس کا اخراج جھٹکے سے بکار کے ساتھ ہوتا ہے۔ (۱۳) اسی لیے ان اصوات کو بکار آوازیں بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ دیوناگری رسم الخط کے ہائیہ صوتیوں کے تحریری و تقریری اظہار کے لیے عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں کے رسم الخط میں متبادل صوتیے موجود نہیں ہیں۔ چنانچہ اردو سیکھنے والے غیر ملکی طالب علموں کو سب سے زیادہ دقت بکار ہائیہ اصوات کی آموزش میں پیش آتی ہے اور یہی بکار ہائیہ اصوات ان کے لیے مختلف املائی اور خواندگی کے مسائل کا سبب بھی بنتی ہیں۔ (۱۴) اسی طرح پاکستانی طالب علموں میں سے بالعموم پشتون طالب علموں کو ہائیہ اصوات میں مشکل پیش آتی ہے کیونکہ پشتو زبان میں بکار صوتیوں کی ادائگی کے لیے کوئی باقاعدہ صوتی نظام نہیں ہے۔ (۱۵) اور ہائیہ اصوات کی ادائگی کے لیے دیگر پاکستانی طالب علموں کی نسبت زیادہ محنت اور مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔

عربی نسخ اور فارسی نسخ رسم الخط کی طرح، سندھی رسم الخط میں بھی ہائے دوچشمی ''ھ'' ایک مفرد بنیادی صوتیہ ہے جو اردو رسم الخط کے ہائے ملفوظی ''ہ'' کی جگہ استعمال ہوتا ہے مثلاً اردو زبان کے الفاظ **شہود، کہنا، مہاجر، مہمان** وغیرہ سندھی رسم الخط میں **شھود، کھنا، مھاجر، مھمان** وغیرہ سے لکھے جاتے ہیں۔ سندھی نسخ رسم الخط میں آٹھ ہندی بھاری ہائیہ آوازوں کی ادائگی کے لیے اردو رسم الخط کے **برعکس**، ہندی دیوناگری رسم الخط کی طرز پر بعض بنیادی صوتیاتی اشکال پر اضافی نقطوں کے استعمال سے نئے سندھی صوتیے تشکیل دیے گئے ہیں۔ بناوٹ و تشکیل کے اعتبار سے، یہی مفرد ہائیہ صوتیے سندھی رسم الخط کو اردو رسم الخط سے ممتاز کرتے ہیں۔ نیز سندھی رسم الخط میں، ان آٹھ ہائیہ صوتیوں سمیت بارہ ایسے صوتیے ہیں جو صوتیاتی اعتبار سے ''**سندھی**'' اور ''**اردو**'' دونوں زبانوں میں مشترک ہیں تاہم سندھی رسم الخط میں اُن کی تحریری صورتیں (ٻ، ڀ، ٿ، ٽ، ٺ، ڄ، ڃ، ڌ، ڏ، ڊ، ڙ، ڪ، ک) بالترتیب اردو رسم الخط کی علامتوں (**بھ، پھ، تھ، ٹ، ٹھ، چھ، دھ، ڈ، ڈھ، ڑ، ک، کھ**) سے ناقابل فہم حد تک مختلف ہیں۔ سندھی ابجد اور اردو ابجد میں ایک مشترک تحریری علامت ''**ک**'' اردو رسم الخط میں ''**کاف**'' جبکہ سندھی رسم الخط میں ''**کھ**'' کی آواز دیتی ہے۔ (۱۶)

پاکستان کے پرائمری سکولوں میں بیشتر اساتذہ مذکورہ بالا ہائیہ صوتیوں کے جوڑ کر کے **انھیں** ''دو حرفی الفاظ'' کی طرح مرکب صوتیے ظاہر کر کے پڑھاتے ہیں۔ یہ غلط فہمی ''**غلط العام**'' کی حیثیت اختیار کر چکی ہے مثلاً ب اور ھ کی بنی **بھ**، پ اور ھ کی بنی **پھ**، ت اور ھ کی بنی **تھ**، ٹ اور ھ کی بنی **ٹھ**، ج اور ھ کی بنی **جھ**، چ اور ھ کی بنی **چھ**، د اور ھ کی بنی **دھ**، ڈ اور ھ کی بنی **ڈھ**، ر اور ھ کی بنی **رھ**، ڑ اور ھ کی بنی **ڑھ**، ک اور ھ کی بنی **کھ**، گ اور ھ کی بنی **گھ**، ل اور ھ کی بنی **لھ**، م اور ھ کی بنی **مھ**، ن اور ھ کی بنی **نھ**، و اور ھ کی بنی **وھ**۔ جبکہ اردو رسم الخط میں ہائے دوچشمی کی حیثیت ایک الگ تھلگ مفرد تکلمی صوتیے کی سی نہیں ہے۔ ہندی ہائیہ صوتیوں سمیت تمام ہائیہ صوتیوں کے جوڑ کر کے بچوں کو پڑھانا اور پڑھنے کی ترغیب دینا ہرگز درست قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ اردو رسم الخط میں ''**بکار آوازوں**'' کو علامتی طور پر ظاہر کرنے کے لیے اردو کی سادہ تکلمی

آوازوں کی علامت میں ہائے دوچشمی کا اضافہ کیا گیا ہے۔ چونکہ ہائیہ آوازیں اعضائے صوت کی ایک ہی جنبش سے ادا ہوتی ہیں، اس لیے ان کی لسانیاتی حیثیت صرف مفرد آوازوں کی سی رہتی ہے۔(۱۷) پروفیسر رشید حسن خاں کی رائے میں ہائیہ صوتیوں کو مرکب اور مفرد سمجھنے کا اختلاف دراصل قاعدے اور روایت کا اختلاف ہے۔ صوتیات کے قاعدے کے مطابق تمام ہائیہ صوتیے (**بھ، پھ، تھ، ٹھ۔۔۔۔۔۔کھ، گھ**) مفرد آوازیں ہیں مگر اردو ابجد کی روایت ''**حرف**'' کے تصور پر مبنی ہونے کی وجہ سے ہائیہ صوتیے مرکب آوازیں ہیں جو بنیادی سادہ آوازوں اور ہائے دوچشمی کے اتصال سے وجود میں آئی ہیں۔ روایت کے اسی طاقت ور اثر سے اردو زبان میں ہائیہ آوازوں کو مرکب سمجھنے کی غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔(۱۸) اگر اردو میں پہلے سے ان آوازوں کے مفرد تکلمی شکلیں ہوتیں، تو انھیں نہ تو کبھی مرکب سمجھا جاتا اور نہ ہی جوڑ کر کے پڑھا جاتا۔

ذیل کے چارٹ سے اردو رسم الخط میں ہائیہ صوتیوں کی حیثیت کی وضاحت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ درج ذیل چارٹ سے اردو رسم الخط کے ہائیہ صوتیوں کی بناوٹ و تشکیل نیز دیوناگری رسم الخط میں ہائیہ صوتیوں کی بناوٹ اور سندھی نسخ رسم الخط کے ہائیہ صوتیوں سے ان کے اختلاف کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

نمبر شمار	دیوناگری رسم الخط	اردو رسم الخط	سندھی نسخ رسم الخط	اردو رسم الخط میں ہائیہ صوتیوں کی مثالیں
(۱	भ	بھ	ڀ	بھیڑ، بھالو بھوت، بھائی، بھانڈ، بھوسہ، بھینس، بھیڑیا
(۲	फ	پھ	ڦ	پھول، پھل، پھلی، پھاٹک، پھانسی، پھبتی، پھوپھی
(۳	थ	تھ	ٿ	تھا، تھی، تھالی، تھوک، تھان، تھانہ، تھیلا، تھیلی، تھوڑا
(۴	ठ	ٹھ	ٺ	ٹھیلا، ٹھوکر، ٹھگ، ٹھمکا، ٹھمری، ٹھوڑی، لاٹھی، میٹھا
(۵	झ	جھ	جھ	جھنڈا، جھومر، جھوک، جھولی، جھونا، جھاڑو، جھگڑالو
(۶	छ	چھ	ڇ	چھاتا، چھونا، چھری، چھلکا، چھوٹ، چھالیہ، چھان، چھاج
(۷	ध	دھ	ڌ	دھوبی، دھول، دھنک، دھوم دھوکر، دھات، دھاگا
(۸	ढ	ڈھ	ڍ	ڈھول، ڈھلوان، ڈھیر، ڈھلا، ڈھنگ، ڈھونگ، ڈھکن
(۹	ढ़	ڑھ	....	سیڑھی، بوڑھا، بڑھیا، بڑھئی، کوڑھ، کوڑھی، گاڑھا، ڈاڑھ
(۱۰	ख	کھ	ک	کھاٹ، کھجور، کھال، کھانا، کھونا، کھوجی، کھیرا، کھٹولا، کھٹل
(۱۱	घ	گھ	گھ	گھوڑا، گھوڑی، گھڑی، گھونگٹ، گھنا، گھٹیا، گھٹا، گھڑیال

''**رھ، لھ، مھ، نھ، وھ، یھ**'' چھ ایسے ہائیہ صوتیے ہیں جو خالصتاً اردو زبان کے اپنے صوتیے ہیں اور ہندی و سنسکرت زبانوں کے دیوناگری رسم الخط میں موجود نہیں ہیں اور نہ ہی ہندی رسم الخط میں ان چھ ہائیہ صوتیوں کے لیے کوئی مفرد شکل موجود ہے۔ ہندی کی بعض کتابوں میں ''**ڑھ**'' کو بنیادی ہائیہ صوتیہ تسلیم نہیں کیا گیا بلکہ بقیہ دس بکار آوازوں کو بنیادی صوتیے تسلیم کیا گیا ہے اسی لیے ڈاکٹر گوپی چند نارنگ نے ''**ڑھ**'' سمیت ''**رھ، لھ، مھ، نھ**'' کو ''**ہائے مخلوط جزوی**'' کہا ہے جبکہ دس ہائے صوتیوں ''**بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، کھ، گھ**'' کو ہائے مخلوط کا مل لکھا ہے اور انھیں خالص ہند آریائی اصوات قرار دیا ہے(۱۹) جبکہ ''**وھ، یھ**'' کو شامل بحث نہیں کیا ہے۔ ہائیہ صوتیوں میں سے ''**یھ**'' واحد صوتیہ ہے جس کے لیے اردو ذخیرہ الفاظ میں فی الحال کوئی خاص لفظ مستعمل نہیں ہے صرف اس خیال سے اردو رسم الخط کا حصہ بنایا گیا ہے

کہ شاید کہ مستقبل میں اردو ذخیرہ الفاظ میں دخیل الفاظ کی ادائیگی کے لیے مستعمل ہو جائے۔تاہم پروفیسر رشید حسن خان کی تحقیق کے مطابق، ماضی میں ''**یھاں**'' کا لفظ مستعمل تھا جو غلط العام ہو کر اب صرف ''**یہاں**'' ہی لکھا جاتا ہے۔اسی طرح لفظ ''**وہاں**'' میں ''**وھ**'' کا استعمال ہوتا رہا ہے اور اصل لفظ ''**وھاں**'' تھا جو کہ اب متروک ہے۔(۲۰) علاوہ ازیں، ہائیہ صوتیے ''**ڑھ**'' کی طرح چند دیگر ہائیہ صوتیے مثلاً ''**دھ، لھ، مھ اور نھ**'' بھی بالعموم کسی اردو لفظ کے شروع میں استعمال نہیں ہوتے جیسا کہ درج ذیل مثالوں سے واضح ہے۔

۱) ..... دھ ..... سرھانا، گیارھواں، بارھواں، تیرھواں، پندرھواں

۲) ..... لھ لہ ..... کولھا، کولھو، ملھار، دلھن، چولھا، کلھاڑا، بگلھڑ، سولھواں

۳) ..... مھ مہ ..... تمھارا، تمھاری، تمھارے، تمھیں، کمھار

۴) ..... نھ نہ ..... ننھا، ننھی، ننھے، انھیں، انھوں، منھ، مینھ

۵) ..... وھ ..... وھاں (وہاں)، وھیل (whale)، وھیل (wheel)،
وھائٹ (white)، وھیٹ (wheat)

۶) ..... یھ ..... یھاں (یہاں)

اردو پاکستان کی لینگوا فرینکا (رابطے کی زبان) ہونے کی وجہ سے دیگر پاکستانی زبانوں مثلاً پنجابی، سرائیکی، سندھی، بلوچی، پشتو، ہندکو، چترالی، براہوی، شینا، بلتی اور بروشسکی وغیرہ پر بھی اپنے اثرات مرتب کر رہی ہے۔دوسری طرف جدید اردو ادب اور زبانوں کے تقابلی مطالعے کی بدولت ان زبانوں کے بے شمار الفاظ اردو زبان کا مستقل حصہ بن رہے ہیں۔اس طرح اردو اور پاکستانی زبانوں کے مشترک ذخیرہ الفاظ میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔چنانچہ مستقبل میں دیگر بڑی پاکستانی زبانوں مثلاً پنجابی، سرائیکی، سندھی، ہندکو اور کشمیری وغیرہ کی لیکی بھاری اصوات اردو زبان میں داخل ہونے کے امکانات ہیں جن کی وجہ سے ہائے دوچشمی (ھ) کے استعمال سے ہمیں نئے ہائیہ صوتیے تشکیل دینے پڑ سکتے ہیں اسی لیے ڈاکٹر عطش درانی لکھتے ہیں کہ اردو ابجد مقرر نہیں ہے بلکہ روز افزوں ہے اور اس میں نئے امکانی ہکار صوتیے ''اھ ذھ سھ، شھ، ھ، ۲ھ'' ہو سکتے ہیں۔(۲۱) ان صوتیوں کے لیے نئی املا درکار ہے لہٰذا کمپیوٹر سوفٹ بناتے وقت ایسے صوتیوں کے لیے گنجائش رکھنا ضروری ہے۔اس سے اردو زبان کا نقص ظاہر نہیں ہوتا بلکہ جدید لسانیات کے اصولوں کے تحت، اردو زبان کی یہ خوبی اس کے زندہ، متحرک فعال پذیر اور ترقی پذیر ہونے کی دلالت کرتی ہے۔(۲۲)

عام لوگوں کے علاوہ، بعض تعلیم یافتہ افراد بھی عربی نسخ رسم الخط کی پیروی میں ہائے دوچشمی کے غلط استعمال کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔عربی اور فارسی زبانوں کے مقابلے میں اردو زبان کی اپنی ایک شناخت اور مستقل حیثیت ہے۔اس لیے اردو متن میں عربی یا فارسی رسم الخط کا تتبع نہیں کیا جا سکتا۔ہائے دوچشمی کے غلط استعمال اور فروغ کے لیے کاتب حضرات کو ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔آج کل کمپیوٹر کمپوزر اسی غلطی کے مرتکب نظر آتے ہیں جو سہواً یا دانستہ طور پر متن میں ظاہری خوبصورتی پیدا کرنے کے بہانے بالعموم ہائے ملفوظی کی جگہ بے دریغ ہائے دوچشمی لکھ دیتے ہیں اور غیر ہائیہ الفاظ کی صحیح املا کو تباہ کر دیتے ہیں(۲۳) مثلاً ''لاہور، ہے، ہیں، ہوں، ہاتھ، ہاتھی اور ہار'' کی جگہ ''لاھور ھے، ھیں، ھوں، ھاتھ، ھاتھی اور ھار'' لکھ دینا۔چنانچہ ابتدائی جماعتوں میں اردو زبان کی تدریس کے دوران ہائے ملفوظی اور ہائے دوچشمی کی شکلوں میں تفریق کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف اردو الفاظ میں ان کا درست استعمال بھی سکھایا جانا چاہیے تاکہ آئندہ عملی زندگی میں طالب علم

ہائے ہوز (ہ) اور ہائے دوچشمی (ھ) میں امتیاز کر سکیں اور انھیں ایک دوسرے کی جگہ نہ لکھ سکیں۔ نیز طالب علموں کو ابتدائی جماعتوں ہی میں وضاحت کر دینی چاہیے کہ اردو رسم الخط میں تمام ہائیہ صوتیے (**بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، رھ، ڑھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ، وھ، یھ**) دراصل پیوندی صوتیے ہیں جنھیں لسانی ضروریات کے تحت ہائے دوچشمی (ھ) کا پیوند لگایا گیا ہے۔

جب بکار ہائیہ صوتیے مختلف اردو الفاظ مثلاً پتھر، کٹھا، لٹھا، بڈھا، مکھی، بدھو، بگھی اور بچھو وغیرہ میں معتد د صورت میں استعمال ہوتے ہیں، تو ان کے ہجے کرتے وقت ہائیہ صوتیہ دو دفعہ نہیں لکھیں گے بلکہ پہلی دفعہ ہائے دوچشمی کے بغیر سادہ صوتیہ اور دوسری دفعہ ہائے دوچشمی والا بکار صوتیہ لکھیں گے مثلاً پتھر کے ہجے (پ، ت، تھ، ر)، بدھو کے ہجے (ب، د، دھ، و)، اکٹھا کے ہجے (ا، ک، ٹ، ٹھ، ا)، کتھا کے ہجے (ک، ت، تھ، ا)، مکھی کے ہجے (م، ک، کھ، ی)، بگھی کے ہجے (ب، گ، گھ، ی)، بچھو کے ہجے (ب، چ، چھ، و)، الھو (ا، ل، لھ، ڑ) وغیرہ۔ بظاہر یہ ہندی رسم الخط کے اصولوں کی پیروی نظر آتی ہے لیکن اردو صوتیات کے بیشتر محققین مثلاً گراہم بیلی، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، اے آر بارکر اور ڈاکٹر مسعود حسین خاں وغیرہ نے معتد د بکار ہائیہ صوتیوں کے لیے درج بالا اصول ہی کو درست اور بہتر قرار دیا ہے۔ (۴۴)

درج بالا بحث سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ اردو رسم الخط میں ہائے دوچشمی کا استعمال عام نہیں بلکہ مخصوص ہے اور یہ اردو ابجد کے دیگر صوتیوں کی طرح مفرد اور الگ تکلمی حیثیت کا حامل نہیں ہے۔ اسے کسی بنیادی اردو صوتیے اور ہائے دوچشمی (ھ) کا مرکب قرار دینا، ابتدائی جماعتوں میں طالب علموں کو ایک مرکب صوتیے کی حیثیت سے پڑھانا، لکھنا سکھانا اور اردو تحریروں میں ہائے ہوز (ہ) کی جگہ بے دریغ استعمال کرنا ہرگز درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگرچہ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے ہر بکار ہائیہ صوتیے کی علامت کو دو مختلف علامتوں (بنیادی صوتیے اور ہائے دوچشمی) سے مرکب قرار دیا ہے (۴۵) لیکن بکار ہائیہ صوتیوں کی تحریری علامت کو بھی مرکب قرار دینا درست نہیں ہو سکتا کیونکہ جب بکار صوتیے مفرد حیثیت کے حامل قرار پا چکے ہیں، تو ان کی علامتوں کو مرکب کہنا، لکھنا اور سمجھنا لسانی نقطۂ نظر سے درست اور فصیح نہیں ہو سکتا۔ علامت کو بھی مرکب کہنے سے بکار ہائیہ صوتیوں کی حیثیت کے حوالے سے غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

علاوہ ازیں، **اردو نسخ** میں بھی "**ہائے دوچشمی**" کے حامل متصل صوتیوں کو **اردو نستعلیق** کی طرز پر "**بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ، یھ**" کی شکل میں رواج دیا جانا چاہیے کیونکہ **اردو نسخ** میں "بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ، یھ" لکھنے سے وہ مفرد صوتی اشکال کی بجائے "**دو حرفی**" مرکب اشکال نظر آتی ہیں مثلاً کھیل (ک، ھ، ے، ل)، کولھو (ک، و، ل، ھ، و)، گھر (گ، ھ، ر)، بھنڈی (ب، ھ، ن، ڈ، ی)، بھینس (ب، ھ، ے، ن، س)، جھنڈا (ج، ھ، ن، ڈ، ا) وغیرہ میں ہائے دوچشمی ایک بنیادی سادہ تکلمی صوتیہ کے طور پر ظاہر ہوتا ہے جس سے مبتدیوں اور عام اردو قارئین کو ہائے دوچشمی کے حامل الفاظ کے ہجے کرنے اور ان کی تفہیم کرنے میں کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے جدید دور کا تقاضا ہے کہ **اردو خط نسخ** کے لیے بکار ہائیہ صوتیوں کی "**تشکیل نو**" کی جائے اور ترمیم شدہ خط نسخ کو انٹرنیٹ پر رواج دیا جائے تا کہ انٹرنیٹ پر غیر ملکی اردو خواں طبقے کو تلفظ اور متن خوانی کے مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے کیونکہ جو لوگ **خط نستعلیق** کے ذریعے اردو زبان سیکھتے ہیں، وہ **خط نسخ** میں لکھے ہوئے متن میں بکار ہائیہ آوازوں والے الفاظ کے تلفظ کے سلسلے میں مختلف غلطیوں کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ مختار زمن، "**قومی زبان کی پالیسی کے بارے میں چند خیالات**"، مترجم سید فیضی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، ص ۱۳۔

۲۔ عبدالحق، مولوی، "**قواعد اردو**"، مرتبہ، انجمن ترقی اردو (ہند) نئی دلی، ۲۰۰۵ء، ص ۲۶۔

۳۔ سلیم فارانی، ڈاکٹر، "**اُردو زبان اور اُس کی تعلیم**"، طبع پنجم، ادارہ مطبوعات فارانی لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۱۰۵۔

۴۔ شان الحق حقی، "**رسم الخط کی اُلجھن**"، مشمولہ "**اردو رسم الخط**"، مرتبہ شیما مجید، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۹ء، ص ۳۵۹۔

۵۔ عطش درانی، ڈاکٹر، "**اردو: جدید تقاضے، نئی جہتیں**"، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۶ء، ص ۳۵۔

۶۔ سلیم فارانی، ڈاکٹر، "**اُردو زبان اور اُس کی تعلیم**"، ص ۱۳۰۔

۷۔ اطہر، محمد سلیمان، ڈاکٹر، "**ثانوی زبان کی حیثیت سے اردو کی تدریس**"، باب ششم، غیر مطبوعہ مقالہ برائے پی ایچ ڈی، شعبہ اردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان، ۲۰۱۱ء، ص ۳۲۵۔

۸۔ رشید حسن خاں، پروفیسر، "**اُردو املا**"، مجلس ترقی ادب، کلب روڈ، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۳۱۹۔

۹۔ ایضاً، ص ۲۷۹۔

۱۰۔ ایضاً، ص ۲۸۰۔

۱۱۔ ایضاً، ص ۶۶، ۶۷۔

۱۲۔ ایضاً، ص ۳۱۲۔

۱۳۔ محبوب عالم خان، ڈاکٹر، "**اُردو کا صوتی نظام**"، مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۱۹۹۷ء، ص ۸۷۔

۱۴۔ عابدہ سلطانہ، ڈاکٹر، "**غیر ملکیوں کے لیے اُردو: تدریسی مواد کے مسائل**"، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۱۹۸۹ء، ص ۳۳۔

۱۵۔ محبوب عالم خان، ڈاکٹر، "اُردو کا صوتی نظام"، ص ۹۲۔

۱۶۔ اطہر، محمد سلیمان، ڈاکٹر، "**ثانوی زبان کی حیثیت سے اردو کی تدریس**"، باب چہارم، ص ۱۵۸۔

۱۷۔ نارنگ، گوپی چند، ڈاکٹر، "**اردو کی بنیادی اور ذیلی آوازیں**"، مشمولہ "**اُردو املا و قواعد: مسائل و مباحث**" مرتبہ ڈاکٹر فرمان فتح پوری، مقتدرہ قومی
زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۰ء، ص ۹۰۔

۱۸۔ رشید حسن خاں، پروفیسر، "**اُردو املا**"، ص ۳۳۰۔

۱۹۔ نارنگ، گوپی چند، ڈاکٹر، "**اردو کی بنیادی اور ذیلی آوازیں**"، مشمولہ "**اُردو املا و قواعد: مسائل و مباحث**"، ص ۸۹، ۹۲۔

۲۰۔ رشید حسن خاں، پروفیسر، "**اُردو املا**"، ص ۳۳۲۔

۲۱۔ عطش درانی، ڈاکٹر، "**اردو: جدید تقاضے، نئی جہتیں**"، ص ۴۴، ۴۵۔

۴۲۔ عطش درانی، ڈاکٹر، ''**اردو صوتیے، نئی املا اور کمپیوٹر تختیاں**''، مشمولہ ''**پاکستانی اردو: مزید مباحث**''، مرتبہ ڈاکٹر عطش درانی، مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۰۲ء، ص ۱۲۵۔

۴۳۔ رشید حسن خاں، پروفیسر، ''**اُردو املا**''، ص ۳۲۶۔

۴۴۔ محبوب عالم خان، ڈاکٹر، ''**اُردو کا صوتی نظام**''، ص ۱۳۸، ۱۳۹۔

۴۵۔ ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر، ''**جامع القواعد: حصہ صرف**''، اردو سائنس بورڈ لاہور، طبع دوم ۲۰۰۲ء، ص ۱۹۲۔